REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۴ تبوک ۱۳۳۹ ہش | ۴ ستمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۳ ستمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

تبادل نہروں اور بندوں کی تعمیر کا دس ۱۰ سالہ منصوبہ تیار ہو چکا ہے

اس منصوبے پر نہری پانی کے معاہدے پر دستخط ہونے کے فوراً بعد عمل شروع ہو جائیگا

کراچی ۳ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے کے چیئرمین مسٹر غلام فاروق نے کل یورپ سے واپس آکر بتایا کہ واپڈا نے دریائے سندھ کے طاس کے پانی کے استعمال کے سلسلہ میں متبادل نہروں اور بندوں کی تعمیر کے لئے دس سالہ پروگرام تیار کر لیا ہے۔ جس پر نہری پانی کے معاہدے پر دستخط ہونے کے فوراً بعد عمل شروع ہو جائے گا۔

مسٹر غلام فاروق ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا میں نے اپنے دورۂ یورپ میں محسوس کیا ہے کہ یورپ کے مختلف ممالک پاکستان کی امداد کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ پاکستان کے عوام خود اپنی مدد کرنے کو تیار ہوں۔ اور اپنی ترقی اور مرفہ الحالی کے امور میں دلچسپی لیں۔ آپ نے کہا میں نے یوگوسلاویہ میں واپڈا کے کام آنے والی مشینوں کی فراہمی کے سلسلہ میں غیر رسمی طور پر بات چیت کی ہے۔ مجھے محسوس ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ اس قسم کی مشینیں فراہم کرنے کے سلسلہ میں پاکستان کو قرضہ دینے پر آمادہ ہے۔ آپ نے کہا یوگوسلاویہ کا ایک نمائندہ عنقریب اس سلسلہ میں کام آنے والی مشینوں کے علاوہ کھانڈ تیار کرنے والی مشینوں کی فراہمی کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کریگا۔

تیل کی تلاش کے روسی ماہر ۷ ستمبر تک پاکستان پہنچ جائیں گے

دونوں ملکوں میں آخری گفت و شنید اکتوبر یا نومبر میں ہوگی

کراچی ۳ ستمبر۔ روسی سفیر ڈاکٹر کپیتسا نے کل بتایا ہے کہ پانچ روسی ماہرین کا وفد ۷ ستمبر سے پہلے پاکستان پہنچ جائے گا۔ یہ ماہرین پاکستان میں تیل اور دوسری معدنیات کی تلاش کے سوال پر پاکستانی افسروں سے بات چیت کریں گے۔ روسی وفد پاکستان کی خواہشات سے آگاہ ہونے کے بعد بتائے گا کہ پاکستانی ماہرین کے تعاون سے تیل اور دوسری معدنیات کی تلاش کا کام کس طرح انجام پا سکتا ہے۔ روسی سفیر نے بتایا کہ اس کے بعد قرضہ اور سامان کے لئے سوویٹ یونین اور پاکستان کے درمیان گفت و شنید اواخر اکتوبر یا نومبر میں شروع ہوگی۔ روسی سفیر نے بتایا کہ پاکستانی عملے کو تیل اور دوسری معدنیات کی تلاش میں تربیت دینے کے لئے روس اپنے ماہر بھیجے گا۔ پاکستانی ماہر تیل اور معدنیات کی تلاش کریں گے۔ اور روس فنی مشورہ سامان اور قرضہ کے ذریعے مدد دے گا۔ توقع ہے کہ روسی وفد پاکستان میں تین ہفتے ٹھہرے گا۔ اطلاعات الارض کی روسی وزارت اعلیٰ میں محکمے کے سربراہ روسی وفد کے قائد ہوں گے۔

تعطیل

مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۶۰ء بروز پیر "یوم سیرۃ النبیؐ" کے موقعہ پر دفتر الفضل میں تعطیل رہیگی اس لئے ۶ ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا (مینیجر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے وقف جدید کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو اس نہایت اہم تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی خطبہ کے دوران اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ ۳ ستمبر سے "ہفتہ وقف جدید" شروع ہو رہا ہے آپ نے اس ہفتہ کو کامیاب بنانے اور اس کے دوران چندہ وقف جدید کے بقایاجات وصول کرنے پر خاص زور دیا۔ آپ نے کہا کوئی ایک وعدہ کنندہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ جو ابھی بقایادار ہو اور وہ اس ہفتے کے دوران اپنا چندہ ادا نہ کر دے۔

نہری پانی کے بارے میں صدر کی نشری تقریر

راولپنڈی ۳ ستمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اتوار کو نہری پانی کے بارے میں مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق شام کے سوا سات بجے ایک تقریر نشر کریں گے جسے ریڈیو پاکستان کے تمام سٹیشن ریلے کریں گے۔

ربوہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مورخہ ۵ ستمبر بروز سوموار صبح آٹھ بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

جماعت ہائے احمدیہ ۵ ستمبر کو "سیرۃ النبیؐ" کے جلسے منعقد کریں

جماعت احمدیہ ہر سال "سیرت النبیؐ" کے جلسے کرتی چلی آئی ہے۔ امسال حکومت پاکستان نے ۵ ستمبر کو "یوم میلاد النبیؐ" منانے کا اعلان کیا ہے اور اسے چھٹی کا دن قرار دیا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس تقریب کے شایان شان جلسے کریں۔ اور ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۴ر ستمبر ۱۹۶۰ء

سیاست کا سیلاب

ایک مسئلہ جس کی وجہ سے اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ طلاق ہے۔ یورپ میں عیسائیت کے زیر اثر "طلاق" کو بہت بُرا فعل سمجھا جاتا تھا۔ کیونکہ انجیل میں یسوع مسیح کا قول درج ہے کہ سوا بدکاری کے مرد عورت کو طلاق نہیں دے سکتا اور اگر کوئی مطلقہ سے نکاح کرتا ہے تو وہ زناکاری کا مرتکب ہوتا ہے۔ یورپ اس اصول پر سختی سے پابند چلا آیا ہے۔ اور باوجودیکہ ایک مدت سے وہاں مذہب سے آزادی کا دور چل رہا ہے۔ زمانہ ماضی قریب تک طلاق کے متعلق سختی کا رجحان رہا ہے لیکن فی زمانہ یورپ میں طلاق اب اتنی عام ہو چکی ہے کہ کہنا چاہیئے کہ لوگ دوسری انتہا کو پہنچ گئے ہیں چنانچہ اب ذرا ذرا سی بات پر عورت یا مرد عدالت میں طلاق کا دعوےٰ کر سکتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ ان ذرا ذرا سی باتوں کی وجہ سے بھی طلاقیں ہو جاتی ہیں۔

عیسائیوں کی طرح ہندوؤں میں بھی طلاق ممنوع تھی۔ مگر اب بھارت کے دستور میں طلاق کی اجازت بھی رکھی گئی ہے۔ یورپ والوں اور بھارتیوں نے اپنے اپنے قیاس کے مطابق کچھ پابندیاں بھی عائد کی ہیں مگر مرد اور عورت کو طلاق کے یکساں حقوق دیئے ہیں۔ اس کا نتیجہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ یورپ میں تو یہ نکلا ہے کہ رشتہ ازدواج کی کوئی وقعت نہیں رہی خاص کر ایک عورت جو بہانہ چاہے بنا کر طلاق لے سکتی ہے۔ تاہم یورپ اور بھارت میں طلاق کو ایک ذاتی اور معاشرتی چیز سمجھا جاتا ہے اور اس کو خاندانی صفائی کے لئے جائز قرار دیا گیا ہے۔ لیکن روس میں اگرچہ طلاق پر بہت پابندیاں عائد کی گئی ہیں لیکن اسکو ذاتی نہیں بلکہ سیاسی نقطۂ نظر سے دیکھا جاتا ہے . . . . .

. . . . . اور کوئی شخص محض ذاتی دقتوں کے لئے نہیں بلکہ سیاسی غیر موزونیت کے لئے طلاق دے سکتا ہے۔ ایک اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"لیکن روس نے اشتراکیت کے آغوش میں جانے کے بعد مسیحی دنیا کے اس طرز عمل کو ترک دیا۔ اس نے قانون طلاق میں ایک اور تیغ لگائی اس نے طلاق کو سماجی انحطاط کی علامت قرار دیا اور عدالتوں کے ذمے یہ فرض بھی لگایا کہ وہ کرید کرید کر عورتوں اور مردوں سے وجوہ طلاق معلوم کریں اور حتی الوسع اس کی اجازت نہ دیں۔ میاں بیوی کو طلاق کے ذریعے الگ کرنے کے بجائے ان کو ایک دوسرے سے دور پھینک دینے کا طریقہ اختیار کیا گیا۔ میاں کو ایک شہر سے اٹھا کر کسی دوسرے شہر کے کارخانے میں منتقل کرنا گویا ان کو طلاق سے لطف اندوز کرتا ہے اشتراکیت نے یہ بھی کہا کہ جسمانی عدم مناسبت یا کراہت کوئی وجہ طلاق نہیں۔ اسکے بجائے کوئی سیاسی اور سماجی وجہ ہونی چاہیئے۔ ایک اشتراکی لکھتا ہے:-

"ہمارے نظام زندگی میں خاندان سوشلسٹ معاشرے کا ایک بنیادی یونٹ ہے جس کی خصوصیات میں باہمی محبت، مرد و عورت میں مساوات، فرد اور معاشرے کے مفادات کی یکسانیت۔ ولادت کے فرائض انجام دینا اچھے کمیونسٹوں کی پرورش کرنے میں باہمی امداد شامل ہیں۔ ایسے میل جول میں آپ کو غیر اہم جسمانی مسائل کے لئے کہاں جگہ مل سکتی ہے۔ ژدوسی کوئی جانور نہیں میرے دوست"۔

لیکن ان خوبصورت الفاظ اور دلکش نظریات کا عملی نتیجہ یہ نکلا، کہ اسی شخص کے بقول:

ہمارے جو شادی شدہ جوڑے الگ ہونا چاہتے ہیں وہ طلاق کی خواہش میں ایسے دلائل پیش کرتے ہیں جو ان کے لئے بے ضرر ہوں اور جن سے ان کی شہرت میں اضافہ ہو۔ وہ سیاسی، نظریاتی سماجی اور پیشہ کے بہانے تلاش کرتے ہیں اور تجربہ کار لوگوں کی طرح جھوٹ بولتے ہیں۔

ایک جج کے سامنے ایک مقدمہ طلاق پیش ہوا۔ ۲۷ سالہ خاوند نے بیوی پر الزام لگایا کہ اس نے یونین کے زیر اہتمام ایک نظریاتی کورس میں شرکت کر کے اپنے ذہنی اور سیاسی معیار کو بلند نہیں کیا۔ لہذا وہ ایک اچھی کمیونسٹ اور اچھی بیوی نہیں ہے جج نے تحقیقات کے لئے فائل اس کے دفتر اور پارٹی کو بھیجی۔ تو پتہ چلا کہ یہ حضرت اس بیوی سے اس لئے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے ایک اور مطلقہ لڑکی سے یارانہ گانٹھ رکھا ہے اور طلاق کے لئے بیوی پر سیاسی پسماندگی اور سماجی پستی کا الزام لگا رہا ہے۔"

طلاق بالکل ایک ذاتی اور نجی معاملہ ہو سکتا ہے۔ نکاح مرد اور عورت کے درمیان ایک خاص تعلق قائم کرتا ہے۔ جس سے مرد اور عورت اپنی زندگی ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ کر دیتے ہیں اور اس سے خاندانی مسرتوں اور غموں کی بنیاد پڑتی ہے۔ شاید بعض دفعہ چوٹی کے سیاسی لیڈروں کے لئے سیاسی وجوہات بھی طلاق کا باعث بن سکتے ہیں۔ لیکن ان کی بنیاد بھی گھریلو شکر رنجی ہی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی عورت خاوند کے کاروبار یا سیاسی زندگی کے لئے بار بن جائے اور بے جا طور پر مخل ہو جس کا اثر ان کی باہمی گھریلو زندگی پر بھی پڑتا ہے تو ایسی صورت میں اگر طلاق کا استعمال کیا جائے تو بجا ہے۔ کیونکہ حقیقتاً طلاق گھریلو ناہمواری کی وجہ سے ہی ہوتی ہے۔ تاہم ایسے حالات بھی استثنائی حیثیت رکھتے ہیں عموماً طلاق کا تعلق انسان کی ذاتی اور نجی زندگی سے ہی ہوتا ہے۔ لیکن اب سیاست ہماری زندگیوں میں اتنی دخیل ہوتی جا رہی ہے کہ روس میں ایسے خالص نجی معاملہ کو بھی سیاست کا رنگ دے دیا گیا ہے

اسلام نے طلاق کے لئے خاص وجوہات کا تعین نہیں کیا اور ہو سکتا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے بعض اوقات نجی ناہمواری کی بجائے سیاسی یا دینی وجہ کے لئے طلاق جائز سمجھی جائے لیکن جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے حقیقی وجہ نجی ناہمواری ہی ہوتی ہے گو بظاہر اس کی وجہ دینی یا سیاسی ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ دینی اور سیاسی ناہمواری بھی مرد عورت کے درمیان ایسی تلخی کا باعث بن سکتی ہے کہ دونوں کا باہم زندگی گزارنا مشکل ہو جائے۔ لیکن سٹیٹ کی نجی ناہمواری کو بالکل نظر انداز کر کے طلاق کو سیاسی وجوہات تک محدود کر دینا طلاق کے حقیقی اغراض و مقاصد کو چھوڑ کر محض مصنوعی سیاسی مقاصد کو ترجیح دینا ہے۔ جس سے سوسائٹی کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

اسلام میں طلاق کو نہایت ناپسندیدہ جائز فعل بنایا ہے۔ اسلئے روس نے ضرور ایسی پابندیاں عائد کی ہیں کہ کم سے کم طلاقیں واقعہ ہو سکیں۔ اس لحاظ سے روس کا یہ رویہ کہ طلاق پر ایسے قدغن لگائے جائیں۔ اگرچہ اسلامی نہیں کہا جا سکتا تاہم اسلام کی منشاء کے قریب تر ہے اور یورپ اور بھارت وغیرہ ممالک ہیں جو طلاق کی کھلی چھٹی دی گئی ہے۔ اس سے کہیں بہتر ہے۔ مگر اسلام نے اس ناپسندیدہ جائز فعل کو نجی اور معاشرتی نقطہ نظر سے حل کرنے کی کوشش کی ہے اور انسانی فطرت کو ملحوظ رکھا ہے۔ تاکہ خاندانی زندگی تلخیوں سے محفوظ ہو کر انسان اپنی اور بنی نوع انسان کی بہبودی کے کام کر سکے۔ اس لئے اسلام نے وجوہات کا تعین نہیں کیا بلکہ کسی وجہ سے بھی جو گھریلو زندگی میں تلخی پیدا کرنے والی ہو۔ طلاق کو جائز قرار دیا ہے البتہ عورت کے لئے خلع حاصل کرنے کی خاص وجوہات متعین کی ہیں۔

روس نے طلاق کو صرف سیاسی وجوہات تک محدود کر کے طلاق کے اغراض و مقاصد کو ناکام بنانے کی کوشش کی ہے اور اگر کسی مرد اور عورت کی زندگی بوجوہات تلخ بن جائے تو روسی قانون کے مطابق ان میں طلاق نہیں ہو سکتی۔ خواہ دونوں کی زندگیاں تباہ ہو جائیں روس کے علاوہ بھی عام طور پر تمام ممالک میں ہر انسانی عمل کو سیاست میں گھسیڑنے کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک ملک کے فرد کا ہر نجی فعل بھی بلاواسطہ یا بالواسطہ ملکی سیاست پر اثر انداز ہوتا ہے اور اسکے بالعکس بھی ہوتا ہے مگر ہر عمل پر سیاست کو حاوی کر دینے سے انسان کی انفرادی آزادی جو فطرت کے مطابق جائز حدود میں انسانی نشوونما کے لئے ضروری ہے ختم ہو جاتی ہے۔ اور انسان محض ایک سیاسی مشین کا پرزہ بن کر رہ جاتا ہے۔ جس کا تمام ذاتی اختیار سلب ہو جاتا ہے۔ وہ محض ایک مٹی کا بے جان بت بن کر رہ جاتا ہے جو اپنی مرضی سے اپنی انگلی بھی نہیں ہلا سکتا۔ ظاہر ہے کہ ایسی زندگی کسی طرح موت سے کم نہیں ہے۔ انسان نہ صرف انسان ہی نہیں رہتا بلکہ حیوان کے درجہ سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔ اور انسان ایک ایسا تنکا بن جاتا ہے جس کو سیاست کا سیلاب بہائے جا رہا ہے۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

موجودہ زمانہ سے تعلق رکھنے والے بعض مخصوص فقہی مسائل کے مطالعہ کی ضرورت

فرمودہ ۵ مئی ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا۔

ہر زمانہ کے لئے کچھ مخصوص مسائل فقہی ہوتے ہیں یوں تو

فقہ کے مسائل

ہر زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ زمانہ کے حالات کے ماتحت خاص خاص مسائل کی طرف توجہ پھر جاتی ہے۔ مثلاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے گیارہ سو یا بارہ سو سال بعد تک مسلمانوں کو خیال بھی نہیں آیا۔ کہ سود کی ضرورت ہے۔ لیکن اس صدی میں یہ سوال بڑا اہم بن گیا ہے۔ کیونکہ آجکل سارا کاروبار سود پر چلتا ہے اور انسان اگر اس سے بچنا بھی چاہے تو نہیں بچ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی پوچھا گیا۔ تو آپؑ نے فرمایا کہ جو سود جبراً لینا پڑتا ہے۔ وہ لے لیا کرو مگر بجائے اپنی ضروریات پر صرف کرنے کے اسے اشاعت اسلام میں صرف کر دیا کرو۔ گویا اتنی مجبوری بہر حال تسلیم کرنی پڑی۔ اب خواہ اسے اشاعت اسلام پر ہی صرف کر دیا جائے۔ مگر سود تو لینا پڑا لیکن پہلے زمانہ میں لوگوں کو اس کا کوئی احساس ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ نہ کوئی سود دینے والا تھا اور نہ کوئی سود لینے والا لوگوں کو قرضے بھی مل جاتے تھے۔ اور ان کی تجارتیں بھی چلتی رہتی تھیں۔ اور ان کو سود کا کبھی کوئی خیال پیدا نہیں ہوتا تھا تو تمدن کے اختلاف کے ساتھ

بعض مسائل کو خاص طور پر اہمیت حاصل ہو جاتی ہے

انہی مسائل میں سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتے ہیں۔ اور متواتر میرے سامنے پیش ہوتا رہا ہے۔ مگر مجھے اس کے متعلق پوری تحقیق کا موقعہ نہیں ملا۔ کیونکہ وہ ایک ایسا سوال ہے۔ جو لمبی کرید اور دیکھ بھال کا متقاضی ہے اور چاہے اس کرید اور دیکھ بھال کا نتیجہ وہی نکلے جو اب ہے۔ لیکن بہرحال جواب دیتے وقت نفس پر کوئی بوجھ محسوس نہیں ہوگا۔ اب جواب تو دیا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی طبیعت میں ایک خلش سی محسوس ہوتی ہے۔ اور اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اس بارہ میں ابھی ہم نے ذاتی طور پر تحقیقات نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک اگر یہ سوال میرے سامنے آتا ہے۔ تو میں یہی جواب دیا کرتا ہوں کہ فقہاء نے یہ مسئلہ اس ڈھنگ میں بیان کیا ہے مگر اپنے طور پر میں نے اس کی تحقیق نہیں کی۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد لوگ پوچھتے ہیں کہ آپ نے کیا تحقیق کی۔ تو پھر یہی کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک کوئی تحقیق نہیں کی۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ دیر سے یہ معاملہ میرے سامنے آ رہا ہے اور اب تک مجھے اس کے متعلق تحقیق کا موقعہ نہیں ملا۔ یہ مسئلہ جو طبیعت میں ایک خلش سی پیدا کرتا رہتا ہے۔

ورثہ سے تعلق رکھنے والا ایک مسئلہ

ہے۔ عام طور پر لوگ یہ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ شریعت نے اس بیٹے یا بیٹی کی اولاد کو ورثہ سے محروم رکھا ہے۔ جو باپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ طبیعت اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتی کیونکہ بالعموم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ اس بات کے زیادہ مستحق تھے۔ کہ ان کی دلجوئی کی جاتی۔ نہ یہ کہ انہیں ورثہ سے ہی محروم کر دیا جاتا۔ ایسے بچے تو وہ ہوتے ہیں جو ماں باپ کی زندگی میں ان کی آنکھوں کے سامنے پرورش پاتے ہیں۔ اور انہوں نے ان کے ناز اور پیار کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور ایک اولاد ایسی ہوتی ہے جو ماں باپ کے پیار سے ہی محروم ہو جاتی ہے۔ اب بجائے اس کے کہ ایسی اولاد کی زیادہ دلجوئی کی جاتی۔ انہیں ورثہ سے ہی محروم کر دیا گیا ہے۔ گویا اس صورت میں وہ ان تمام آراموں سے ہی محروم نہیں ہوں گے۔ جو انہیں ماں باپ کی زندگی میں حاصل تھے۔ بلکہ جو زائد حقوق انہیں مل سکتے تھے۔ ان سے بھی وہ محروم کر دیئے گئے اور

یہ ایک ایسا امر ہے

کہ بعض لوگ بڑے جوش سے اپنے خطوں میں اس کا ذکر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہماری فطرت اس مسئلہ کو درست ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتی۔ اب چونکہ ہمارے نوجوان نئے طور پر فقہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ وہ ایک دفعہ اپنے طور پر بھی اس مسئلہ پر غور کرکے اور سارا مواد جمع کرکے میرے سامنے پیش کریں۔ اب تک تمام علماء اس بات پر متفق رہے ہیں کہ ایسی صورت میں پوتے یا نواسے کو ورثہ نہیں مل سکتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ فطرۃً مجھ پر بھی یہ اثر ہے۔ کہ پوتے یا نواسے کا حق ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی

یہ امر بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے

کہ ایک چھوٹے نقصان کے لئے بڑا نقصان برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ وہ مسئلہ جس پر ابتدائے اسلام سے عمل ہوتا چلا آیا ہے۔ اس مسئلہ میں خواہ کسی قدر غلطی کا بھی امکان ہو۔ تب بھی اس کے بدلنے کے یہ معنے ہوں گے کہ ہم اسلام کے بدلنے کے امکانات پیدا کرتے ہیں اور کئی کمزور لوگ ایسے کھڑے ہو جائیں گے جو اپنی خواہشات کے مطابق نئے نئے مسائل بنانے لگ جائیں گے۔ یہ تو ہم مان سکتے ہیں کہ بعض فقہاء نے غلط کہا ہے۔ مگر یہ کہ تمام عالم اسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک غلطی کرتا چلا آیا ہے اسے ہم ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ یہ مسائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی پیش آئے ہوں گے۔ ایسی صورت میں اگر ہم اس سے اختلاف کریں گے۔ تو یہ اجماع امت سے اختلاف ہوگا۔ اور اجماع سے اختلاف

اسلام میں بہت بڑی رخنہ اندازی

پیدا کر دیتا ہے۔ ہم کہیں گے اگر یہ غلطی ہے۔ تب بھی اس غلطی کا قائم رہنا اس کے ازالہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے متعلق میں نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اسے مدنظر رکھ کر جس قدر مصالحہ فراہم کر سکتے ہیں۔ فراہم کرکے میرے سامنے پیش کریں۔ وہ بے شک اس کے ساتھ اپنی رائے بھی لکھ دیں۔ یہ منع نہیں۔ لیکن میرے سامنے ایسا مواد پیش کرنا ضروری ہے۔ تا کہ میں اس بارہ میں کوئی آخری فیصلہ کر سکوں۔ اسی طرح ورثہ کے متعلق اور بہت سے سوالات

ہیں جو لوگوں کے دلوں میں خلجان پیدا کرتے ہیں اور بعض آیات ایسی ہیں جن کو اسی خلجان کی بناء پر منسوخ قرار دیا جاتا ہے مثلاً ایک آیت ہے جسے منسوخ قرار دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان ترک خیرا ن الوصیۃ للوالدین والاقربین اگر انسان اپنے پیچھے خیر چھوڑنے والا ہو۔ تو اس کا فرض ہے کہ اپنے والدین اور اقرباء کے لئے وصیت کر جائے۔

خیر کے معنے

عربی زبان میں جہاں بہتری اور بھلائی کے ہیں۔ وہاں مال کثیر کے بھی ہیں۔ اور لغت سے یہ معنی ثابت ہیں۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محاورہ کلام سے بھی ثابت ہیں۔ حدیث میں آتا ہے ایک صحابیؓ سخت بیمار ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میرے پاس تین ہزار درہم ہیں کیا میں وصیت کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری اولاد کتنی ہے؟ اس نے عرض کیا چار۔ آپؐ نے فرمایا قرآن تو کہتا ہے ان ترک خیراً اگر انسان مال کثیر چھوڑے تو وہ وصیت کرے تمہارے پاس تو مال کثیر نہیں۔ اس طرح آپؐ نے ان کو وصیت سے روک دیا۔ اسی طرح خلفائے راشدین کے متعلق بھی ثابت ہے۔ کہ جن کے پاس زیادہ مال نہیں تھا۔ ان کو انہوں نے وصیت کرنے سے روکا اور کہا کہ اتنا مال تمہاری اولاد کو چلا جائے گا۔ پس خیر کے معنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خلفاء کے عمل سے اسی طرح لغت کے رو سے یقینی طور پر مال کثیر کے ہی ہیں اور آیت کے یہی معنی ہیں کہ اگر انسان مال کثیر چھوڑے تو وہ

والدین اور اقرباء کے لئے وصیت

کر جائے۔ وصیت اوصیٰ کا مصدر ہے۔ اور لام کا صلہ جب اس جگہ استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ والدین اور اقرباء کے حق میں وصیت کرے۔ عربی زبان میں جب اوصیٰ لہٗ کہیں تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اپنے مال کے ایک حصہ کی فلاں کے حق میں وصیت کر دی کہ اسکو دیا جائے اور جب اوصیٰ الیہ کہیں تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس کے سپرد کام کیا چونکہ معین طور پر عربی زبان میں الگ الگ صلے استعمال کئے جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ان کے الگ الگ معنی ہوں۔ اسی پر کوئی شبہ نہیں کہ لام کو الیٰ کے معنوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مگر جب ایک صلہ اپنے مخصوص معنوں میں استعمال ہوا ہو۔ تو مقدم معنے وہی ہوں گے جو لغت والے کرتے ہیں۔ پس الوصیۃ للوالدین کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ اپنے مال کا کچھ حصہ اپنے والدین اور اقرباء کے لئے مقرر کر جائے مگر اس صورت میں لوگوں کو ایک اور مشکل پیش آئی ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ آیت پہلے نازل ہوئی ہے۔ اور آیت میراث بعد میں اتری ہے۔ اور چونکہ آیت میراث بعد میں نازل ہوئی ہے۔ اس لئے یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے مگر جیسا کہ میں بار بار بتا چکا ہوں کہ قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ کے قائل ...

بلکہ خود ان لوگوں نے جو ناسخ و منسوخ کے قائل ہیں یہ کہا ہے کہ آیت میراث کا بعد میں نازل ہونا ایک ڈھکوسلہ ہے۔ اس کے ساتھ کوئی تاریخی ثبوت نہیں لیکن خواہ یہ ڈھکوسلہ ہو پھر بھی یہ سوال رہ جاتا ہے کہ ان دونوں آیات کا باہم تطابق کس طرح ہو سکتا ہے

یہ ایک عام مسئلہ ہے

کہ مطلق کو قید منسوخ کر دیتا ہے اور مقید کو مطلق منسوخ کر دیتا ہے۔ جب کہا جائے کہ یہ چیز دو آدمیوں میں تقسیم کر دو تو یہ مقید ہوگا اور جب کہا جائے کہ سب میں تقسیم کر دو تو یہ مطلق ہوگا یا اگر ہم کہتے ہیں کہ یہ چیز فلاں دو آدمیوں کو دے آؤ اور پھر ہم کہتے ہیں کہ جس کا جی چاہے اٹھا لے۔ تو لازماً یہی سمجھا جائیگا۔ کہ ہم نے دوسری بات کہکر اپنی پہلی بات کو منسوخ کر دیا ہے۔ بہر حال یہیں تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اس جگہ ضرور تسلیم کرنی پڑے گی یا تو یہ ماننا پڑے گا کہ یہ دونوں آیات اکٹھی نازل ہوئی ہیں یا یہ ماننا پڑے گا کہ آیت میراث پہلے نازل ہوئی ہے اور یہ پیچھے نازل ہوئی ہے اور یا یہ کہ آیت میراث بعد میں نازل ہوئی ہے اور یہ پہلے نازل ہوئی ہے۔ ان تینوں صورتوں میں سے ایک طرف یہ تسلیم کرنا کہ ان میں تضاد ہے اور پھر یہ کہنا کہ اکٹھی نازل ہوئی ہیں۔ اس سے

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک خطرناک حملہ

واقع ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں دو کلام نازل کرتا ہے اور دونو آپس میں مختلف ہوتے ہیں اگر کہا جائے کہ آیت میراث پہلے نازل ہوئی تھی اور یہ آیت بعد میں نازل ہوئی ہے تو اس کے معنے یہ ہوا کہ آیت میراث منسوخ ہو گئی۔ حالانکہ کوئی مسلمان اسے تسلیم نہیں کرتا۔ اور اگر آیت میراث بعد میں نازل ہوئی ہے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ آیت میراث نے اس کو منسوخ کر دیا۔ ہمارے نقطۂ نگاہ سے یہ سارے خیالات باطل ہیں یہ کہنا کہ دونو کلام ایک ہی وقت میں نازل ہوئے اور پھر ان میں تضاد بھی پایا جاتا ہے یہ اللہ تعالےٰ کی مقدس ذات پر ایک بدترین حملہ ہے۔ پہلا نازل شدہ کلام تو اللہ تعالےٰ بھی بعض دفعہ منسوخ کر دیتا ہے۔ مثلاً بائیبل کو قرآن کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا اور ویدوں کو بائیبل کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا۔ لیکن

ایک ہی وقت میں دو متضاد کلام

نازل کرنا یہ ایک حکیم اور عادل ہستی پر ایک خطرناک حملہ ہے۔ بعض نے اس کا یوں جواب دینے کی کوشش کی ہے گو یہ جواب درست نہیں کہ یہ جو حدیث میں آتا ہے کہ لا وصیۃ لوارث اس حدیث کو قرآن کریم کی اس آیت نے منسوخ کیا ہے۔ حالانکہ لا وصیۃ لوارث ایک حدیث ہے اور یہ قرآن کی آیت ہے۔ لیکن ان تمام امور سے قطع نظر کرتے ہوئے اور یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں پھر بھی یہ سوال رہ جاتا ہے کہ آیت میراث اس آیت کے مقابل میں واضح طور پر موجود ہے اب حدیث چاہے ہوتی یا نہ ہوتی تب بھی یہ آیت دوسری آیت سے ٹکراتی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کا حل سوچیں اسی طرح

تقسیم ورثہ کے متعلق اور بہت سے سوالات

ہیں جو لوگوں کے دلوں میں خلجان پیدا کرتے ہیں مثلاً قرآن کریم نے جو حصے مقرر کئے ہیں اور کہا ہے کہ بیٹے کو اتنا دو بیٹی کو اتنا دو دوسرے رشتہ داروں کو اتنا دو اگر ان سب حصص کو ملایا جائے تو ان کی میزان سو سے بڑھ جاتی ہے اور لوگوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ عجیب بات ہے کہ سو روپیہ تقسیم کرنے بیٹھے تھے اور دلوا دیا سوا سو۔ اسی اعتراض کو دور کرنے کے لئے فقہاء نے نسبت کا اصول مقرر کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ نسبتیں ہیں شیخ تیمور جب مرتد ہوئے تو انہوں نے بعد میں قرآن کریم کی اسی تقسیم پر اعتراض کیا تھا شیخ تیمور سے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بہت محبت رکھا کرتے تھے۔ کیونکہ شیخ تیمور کا باپ آپ رضی اللہ عنہ کا گہرا دوست تھا۔ مگر اسکے باوجود آپ رضی اللہ عنہ کئی دفعہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے تیمور کے متعلق بہت ڈر آتا ہے اس کا باپ خدا تعالےٰ پر بہت تمسخر اڑایا کرتا تھا اور اس کے نطفہ میں دہریت کا اثر تھا ——— میں ڈرتا ہوں کہ تیمور بھی کہیں دہریہ نہ ہو جائے

خدا تعالیٰ کی قدرت ہے

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ جب سخت بیمار ہوئے تو شیخ تیمور علی گڑھ سے قادیان آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی نازک حالت دیکھنے کے بعد مسجد مبارک کی ان سیڑھیوں سے جو گول کمرہ کے پاس سے چڑھتی ہیں۔ اوپر آیا اور اس دروازہ کے پاس کھڑے ہو کر جو مسجد کی سیڑھیوں میں کھلتا ہے مجھے دستک دی۔ میں باہر آیا تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے۔ اس نے اپنا ہاتھ میرے مصافحہ کے لئے بڑھایا اور کہا کہ اسے میری بیعت سمجھئے۔ میری اور شیخ تیمور کی آپس میں بہت محبت اور دوستی تھی میں نے کہا تیمور تم نے بڑی نادرست حرکت کی۔ تم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہو۔ اور تمہیں آپ رضی اللہ عنہ کے قرب میں اکثر بیٹھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے تم جانتے ہو کہ کسی خلیفہ کی زندگی میں آئندہ کی خلافت کے متعلق کوئی ذکر کرنا سخت گناہ اور ناجائز ہے۔ میری اس بات پر اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے اور اس نے کہا یہ بات درست ہے مگر میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی جو حالت دیکھی ہے۔ اس کا میری طبیعت پر ایسا اثر ہوا ہے کہ مجھ سے رہا نہیں گیا۔ اور یہ فقرہ میرے مونہہ سے نکل گیا یہ

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات

سے صرف دس دن پہلے کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد شیخ تیمور قادیان سے چلا گیا بعض طبائع لیڈری پسند ہوتی ہیں۔ اور یہ کمزوری کسی قدر شیخ تیمور میں بھی تھی مولوی محمد علی صاحب اور ان کی پارٹی کے لوگ چونکہ جانتے تھے کہ شیخ تیمور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس بہت رہے ہیں آپ انہیں پڑھایا بھی کرتے تھے اور پہلی وصیت بھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے لکھکر شیخ تیمور کو ہی دی تھی۔ اسلئے انہوں نے خیال کیا کہ اگر شیخ تیمور ہمارے ساتھ مل جائیں تو ہمارا لوگوں پر بہت اثر پڑے گا۔ چنانچہ انہوں نے یہ ہوشیاری کی کہ ادھر میں خلیفہ ہوا اور ادھر انہوں نے شیخ تیمور کو لکھدیا کہ جماعت کے تمام سرکردہ لوگ الگ ہو گئے ہیں اور اب معاملہ سلجھانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس خط کا پہنچنا تھا کہ یا تو چند دن پہلے ان کی یہ حالت تھی کہ وہ میری بیعت کرنے کے لئے تیار تھے اور یا ان کی طرف سے میرے نام تار آیا کہ فوراً مولوی محمد علی صاحب سے صلح کر لیں ورنہ آپ کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔ میں نے انہیں جواب لکھوایا کہ مجھے آپ کے اس فقرہ پر سخت افسوس ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ

یہ خدا کا کام ہے

بندے کا کام نہیں۔ اگر یہ خدا کا کام ہے تو میرا انجام بہر حال اچھا ہوگا۔ اور اگر یہ خدا کا کام نہیں تو پھر اگر میں مولوی محمد علی صاحب سے صلح بھی کر لوں۔ تو میرا انجام کہاں اچھا ہو سکتا ہے۔ پھر میں نے لکھا کہ آپ پر اس بارہ میں حجت تمام ہو چکی ہے۔ آپ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس رہے ہیں اور آپ خلافت اور اس کی ضرورت کے متعلق حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ارشادات کو اچھی طرح جانتے ہیں ان تمام باتوں کے باوجود محض مولوی محمد علی صاحب کے دباؤ ڈالنے سے آپ نے جو حرکت کی ہے۔ میں اس کے متعلق آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مجھے آپ کا انجام اچھا نظر نہیں آتا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کہیں درمیان میں نہیں رہیں گے۔ بلکہ دہریہ ہو جائیں گے

اس وقت ان کی حالت یہ تھی

کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا انڈکس تیار کر رہے تھے اور احمدیت سے نہایت اخلاص رکھتے تھے لیکن ادھر میں نے یہ خط بھجوایا اور ادھر میرے اس خط پر ابھی پندرہ دن نہیں گذرے تھے کہ شیخ تیمور کا میرے نام خط آیا کہ سب لغو اور فضول باتیں ہیں قرآن بھی غلط کہتا ہے اور حدیثوں میں بھی غلط باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اور میرزا صاحب نے بھی کئی غلط باتیں کہی ہیں۔ باقی رہیں پیشگوئیاں سو پیشگوئی کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ میں خود ایسی پیشگوئیاں کر سکتا ہوں۔ چنانچہ میں نے لوگوں کے سامنے ٹاس پھینکا اور انہیں اس کی صداقت کا قائل کر لیا میں نے ہیڈ کہہ دیا تو ہیڈ نکلا یہی حال پیشگوئیوں کا ہے۔ اسی طرح قرآن میں جو

ورثہ کی آیتیں

آتی ہیں وہ بالکل لغو ہیں اور ان کا آپس میں بہت ٹکراؤ پایا جاتا ہے۔ میں نے کہا جو بات میں نے کہی تھی وہ پوری ہو گئی اور ان کی ایسی کایا پلٹی کہ اسے دیکھکر حیرت آتی ہے ایک مخلص احمدی کا پندرہ دن کے اندر اندر دہریہ ہو جانا یہ

تنزل کی ایسی عبرتناک مثال ہے

کہ اس کی نظیر اور کہیں نظر نہیں آسکتی درحقیقت یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک سزا تھی جو ان کو ملی کیونکہ انہوں نے جانتے بوجھتے ہوئے صرف مولوی محمد علی صاحب کے تار دینے پر یہ حرکت کی اسکے بعد وہ ایک دفعہ قادیان میں آئے اور ورثہ کی آیات کو ہی لے کر کہنے لگے کہ آپ ان حصص کا ٹوٹل (Total) کریں یہ یقیناً سو سے بڑھ جاتا ہے اور اس رنگ میں ورثہ کی تقسیم کبھی ہو ہی نہیں سکتی غرض یہ مسئلہ بھی اس زمانہ کے خاص مسائل میں سے ہے۔ ہمارے علماء کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور ایسے تمام امور پر

ایک سیر کن بحث ہو جانی چاہیئے

اس بارہ میں تمام حوالے نکال لئے جائیں میں بھی انشاء اللہ ان کو دیکھ لوں گا۔ پھر اس کے متعلق ایک تفصیلی مضمون لکھ دیا جائے تا ہماری رائے معین طور پر آئندہ علماء کے سامنے رہے اور یہ خدشہ نہ رہے کہ یہ فیصل شدہ امر نہیں ہے۔

(باقی)

الاخبار و الآراء

★ گرتی ہوئی دیوار کو آخری سہارا دینے کی کوشش ★ قابلِ غور اور حل طلب سوال
★ دلوں کی تبدیلی کے لئے سب سے زیادہ کمزور ہتھیار ★ چلی کی تاریخ میں انتہائی ہولناک دن

گرتی ہوئی دیوار

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں آج اسلام افریقہ میں جس سرعت سے پھیل رہا ہے اور عیسائیت کو وہاں جو زک اٹھانی پڑ رہی ہے اس سے پریشان ہو کر دنیا کی عیسائی تنظیموں میں آج کل ایک نئے جوش اور نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں ان کی سر توڑ کوشش یہ ہے کہ وہاں کسی نہ کسی طرح حالات کو مزید خراب ہونے سے بچایا جائے تا اکھڑتے ہوئے پاؤں دوبارہ جم سکیں۔ پچھلے سال کے اوائل میں امریکہ کے مشہور مسیحی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کا دورہ افریقہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا اب دنیا کے قریباً ۳۸ ممالک کی عیسائی تنظیموں نے افریقہ میں اسلام کی روز افزوں ترقی کو روکنے کے لئے ایک وسیع پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس پروگرام کے مقصد اور غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے انگلستان کا مشہور اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" اپنی ایک اشاعت میں "افریقہ میں عیسائی مشنوں کے لئے شدید خطرہ" کے زیر عنوان رقمطراز ہے۔

"انٹرنیشنل مشنری کونسل نے جو ۳۸ ممالک کی مشنری تنظیموں پر مشتمل ہے۔ "An Islam in Africa Project" کے نام سے ایک نئی تحریک کا آغاز کیا ہے۔ جس کے حسب ذیل مقاصد ہیں:۔

(۱) افریقہ میں اسلام، اس کے پیش کردہ عقائد، اس کے طور طریق اور اس کی بڑھتی ہوئی اشاعت کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرنا اور اس بات سے پوری طرح آگاہ ہونا کہ عیسائیوں کو کس حد تک اس کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ نیز یہ کہ وہ کون سے طریقے ہیں جنہیں اختیار کر کے عیسائی گرجے اور مشن اس مقابلے میں اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں؟

(۲) ایسے تمام عیسائی کارکنوں کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام کرنا جنہیں اپنے مشنری فرائض کی بجا آوری میں مسلمانوں سے واسطہ پڑتا ہے تاکہ وہ افریقہ میں اسلام کی موجودہ یلغار اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات کو سمجھ سکیں اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل بن سکیں۔

(۳) متعلقہ مشنوں اور گرجوں کو بیدار کرتے رہنا تاکہ مسلمانوں سے مقابلہ کے ضمن میں ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان کے صحیح اور عمیق احساس سے وہ پورے طور پر بہرہ ور ہو سکیں۔"

(دی ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن ۱۸ مارچ ۱۹۶۰ء)

اخبار مذکور نے آگے چل کر لکھا ہے کہ نئے حالات کے پیش نظر جن کے تحت اسلام افریقہ میں ترقی کر رہا ہے اسلام کے خلاف عیسائی مشنوں کی روائتی جارحیت ختم ہوتی جا رہی ہے اور وہ اب مصلحتاً اسلام کے تعلق میں نسبتاً ہمدردانہ اور فراخدلانہ رویہ اختیار کرتے جا رہے ہیں تاکہ مشرکین کی بجائے خود مسلمانوں میں تبلیغ کی راہ ہموار ہو سکے۔ اسی طرح یورپین مشنریوں کو واپس بلا کر وہاں کے مقامی پادریوں کے ذریعہ مشنری سرگرمیاں جاری رکھنے کی اہمیت پر زور دیا جا رہا ہے۔

عیسائی مشنوں اور تنظیموں کی یہ کوششیں اپنی جگہ قابلِ ستائش ہونے باوجود افریقہ میں عیسائیت کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا دینے کے مترادف ہیں لیکن انہیں ہم قبل از وقت بتائے دیتے ہیں کہ ان کی یہ سب کوششیں رائیگاں جائیں گی اور کوئی تدبیر بھی کارگر نہیں ہو گی۔ اور اگر کوئی تدبیر بظاہر کارگر ہوتی نظر بھی آئی تو اس کی حیثیت ہرگز **آخری سنبھالے** سے زیادہ نہیں ہو گی کیونکہ اب خدا دنیا میں توحیدِ خالص کو قائم کرنے اور اسلام کو غالب کر دکھانے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ ایک افریقہ ہی نہیں بلکہ ایشیا، یورپ اور امریکہ میں بھی اسلام غالب آ کر رہے گا حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام جنہیں اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے دنیا کو پہلے سے یہ بشارت دے چکے ہیں:۔

"یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتے دیکھو گے ...... سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو تم یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آگئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔" (فتح اسلام)

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں افریقہ میں عیسائیت کا پسپا ہونا اور لوگوں کا بڑھ چڑھ کر اسلام قبول کرنا کیا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا نشان نہیں ہے؟ کیا فرشتوں کی فوجیں آسمان سے نازل ہو ہو کر افریقہ کے دلوں پر نازل نہیں ہو رہی ہیں؟ اور کیا وہاں حق کی طرف دلوں کی جنبش معمول سے زیادہ نہیں ہے؟ کیا خود انٹرنیشنل مشنری کونسل کا گھبرا کر عیسائیت کو تقویت پہنچانے کے لئے ایک نیا پروگرام وضع کرنا اس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ وہ سب باتیں جنکی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے خبر دی تھی اب پوری ہو رہی ہیں؟ کون انکار کر سکتا ہے کہ آج افریقہ کی سرزمین ان سب باتوں کے بتدریج پوری ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہے؟

قابلِ غور اور حل طلب سوال

ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ کے مدیر عتیق الرحمن صاحب سنبھلی اپنے ایک اداریہ مقالہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"آج یہی صورت حال پیدا ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہو کر مسلمان کہلانے والے نہ صرف اسلام کی خدمت اور اس کی راہ میں جدوجہد سے وسیع پیمانے پر دستکش ہو چکے ہیں بلکہ علاوہ عوام کی اس کثیر تعداد کے، جو غفلت اور بے عملی کی وجہ سے عملاً اسلام سے بیگانہ نظر آتی ہے، ایک بڑی تعداد تو ایسی ہے جو وقت کے لادینی نظریات سے متاثر ہو کر اسلامی عقائد میں متزلزل ہو چکی ہے۔ پھر ایک خاصی تعداد ایسی ہے جو لادینی نظریات سے اس درجہ متاثر ہو چکی ہے کہ اسلامی عقائد سے بالکلیہ رشتہ کاٹ کر لادینی محاذ کی خیمہ برداری پر مطمئن ہو چکی ہے، اور ایک تعداد ایسی بھی ہے جو اسلام سے بیزاری کا اظہار تو نہیں کرتی مگر یا تو حقیقتاً اس کے اندر بیزاری ہے جس کی وجہ سے اس کا رویہ اسلام کش ہے یا مفادات و اغراض کی پرستش ہے جو اس طبقہ کو ایسا رویہ اختیار کرنے پر مجبور کرتی ہے اور یا نہ ذاتی اغراض ہیں نہ اسلام سے کوئی عناد و بیزاری بلکہ مسئلہ اس طبقہ کے سامنے صرف قومی مفاد اور قومی مصلحتی کا ہے اور اس نقطۂ نظر سے وہ بدقسمتی سے بہت سی ایسی ہی باتوں کو مناسب سمجھتا ہے جو اسلام کے خلاف پڑ جاتی ہیں — یہی صورتِ حال ہے جس کی وجہ سے آج اسلام غالب کی بجائے مغلوب اور ایک ایسا اجنبی اور ناقابلِ التفات نظامِ حیات بنا ہوا ہے کہ جیسے دنیا نے کبھی اس کی برکتوں کا تجربہ ہی نہیں کیا اور کبھی یہ ثابت ہی نہیں ہوا کہ زندگی کا فطری نظام بس اسلامی نظام ہے۔"

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ جنوری ۱۹۶۰ء)

اس ضمن میں قابلِ غور اور حل طلب بات یہ ہے کہ آخر یہ حالت کب تک طاری رہیگی؟ چودھویں صدی اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کے مطابق خدا تعالےٰ کا وہ اصلح و امثل بندہ جس نے اس صدی کے سر پر من یجدد لھا دینھا کا مصداق بننا تھا وہ اب تک کیوں ظاہر نہیں ہوا؟ اور پھر یہ کوئی معمولی صدی نہیں، یہ بھی چودھویں صدی جس میں مسیح موعود کی بعثت مقدر تھی۔ کیا نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ پورا نہیں ہوا؟ یا لوگوں نے خود اپنی آنکھیں موند لی ہیں کہ انہیں وہ وجودِ موعود نظر نہیں آ رہا ہے۔ جب تک اس بنیادی سوال کا جواب نہیں ملے گا اس وقت تک اس مرثیہ خوانی کا سلسلہ ختم نہیں ہو گا اور افرادِ امت کو خواہش اور تڑپ کے باوجود اس سب سے بڑے عملِ خیر یعنی خالص خدمتِ اسلام کی توفیق نہیں ملے گی جس کا زمانہ پکار پکار کر تقاضا کر رہا ہے۔ اگر دنیا نگاہ اٹھا کر دیکھے تو ایسے افراد نظر آ سکتے ہیں جو بے بضاعتی کے باوجود اسلام کی سربلندی کے لئے دنیا کے کونے کونے میں مصروف کار ہیں اور ان کی مجاہدانہ کوششوں سے ایک نئے روحانی انقلاب کی طرح پڑ رہی ہے وہ کون ہیں؟ وہی جو اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ برحق تھا زمین و آسمان ٹل سکتے تھے لیکن اس وعدے میں تخلف ممکن نہ تھا!

سب سے زیادہ کمزور ہتھیار

ماہنامہ "میثاق" لاہور کے فاضل مدیر نے جنہوں نے ماضی میں سابق جماعت اسلامی سے وابستہ رہنے کے بعد بہت عرصہ پہلے ہی اس سے اپنا تعلق منقطع کر لیا تھا اپنے ایک مضمون میں اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ اجتماعی زندگی کی تشکیل سے متعلق مختلف اسلامی طبقوں میں باہم کوئی بنیادی اختلاف نہیں ہے، اختلاف جو کچھ ہے وہ محض عملی مسائل میں اسلام کی تطبیق سے تعلق رکھتا ہے اس ضمن میں وہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اس اختلاف کو کس طرح دور کیا جائے۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

"لیکن اس کشمکش کو دور کرنے کی شکل کیا ہے؟ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زمانے کی ترقی اور حالات کی تبدیلی سے یہ کشمکش آپ سے آپ دور ہو جائے گی۔ لیکن ہم اس خیال سے اتفاق نہیں کرتے اسلام کوئی وہم نہیں ہے کہ مزعومہ ترقیوں کی روشنی اس وہم کو دور کر دے گی۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کے خیال سے بھی اتفاق نہیں کرتے جو ثقافت اسلامیہ وغیرہ جیسے اداروں کے تصنیف مذہب سے لو لگائے بیٹھے ہیں کہ قدیم و جدید کے درمیان کی اس خلیج اختلاف کو وہ پاٹ سکے گا اس قسم کے اداروں کی کوششیں کچھ خام قسم کے نئے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو شکوک میں مزید مبتلا کر دیں گی۔ لیکن اصل مسئلہ جوں کا توں رہے گا طاقت کے استعمال کا ظاہر ہے کہ اس طرح کے معاملات میں کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا دنیا کے تجربات گواہ ہیں کہ طاقت ذہنوں اور دلوں کی تبدیلی کے لئے سب سے زیادہ کمزور ہتھیار ہے۔"

(ماہنامہ "میثاق" جولائی ۱۹۶۰ء صفحہ ۶ و ۷)

اس اقتباس میں اور باتوں سے قطع نظر مدیر "میثاق" نے جو انتہائی کام کی بات کہی ہے وہ یہی ہے کہ طاقت ذہنوں اور دلوں کی تبدیلی کے لئے سب سے زیادہ کمزور ہتھیار ہے یہ اُن عظیم الشان صداقتوں میں سے ایک صداقت ہے جنہیں از سر نو قائم کرنے کے لئے اس زمانے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آج دنیا کا رفتہ رفتہ اس قسم کے نظریات کو خیر باد کہہ کر کہ اسلام کی اشاعت میں تبلیغ کے علاوہ نعوذ باللہ تلوار کا بھی حصہ ہے اور یہ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں بلکہ "خدائی فوجداروں کی جماعت" ہی ادا کر سکتی ہے بالآخر اس صداقت کا اعلان کرنا کہ طاقت کے بل پر دلوں اور ذہنوں میں تبدیلی پیدا نہیں کی جا سکتی بہت خوشکن ہے۔ یہ صورت حال لا اکراہ فی الدین کے قرآنی اصول کی فتح پر دلالت کرتی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک

انتہائی ہولناک دن

۲۱ مئی ۱۹۶۰ء کا دن چلی کے لئے قیامت کا دن تھا۔ اُس روز تین بجے سہ پہر ساحل سمندر پر شدید زلزلہ آیا اتنا شدید کہ جس کی پہلے کوئی مثال موجود نہیں۔ زلزلے کے جھٹکے بار بار محسوس ہوتے رہے اور ہر بار تباہی و بربادی میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اس کی وجہ سے جو جانی و مالی نقصان ہوا اس کی ہولناک تفصیلات مشہور امریکی رسالے "لائف" بابت ۴ جولائی ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی ہیں ان تفصیلات کی رو سے زلزلہ کا اصل مرکز خاص چلی کے ساحل سمندر پر زمین کے اندر پندرہ میل کی گہرائی پر تھا۔ سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ زلزلے کا اثر صرف چلی تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اس کے اثر سے سمندر میں پندرہ میل نیچے اس بلا کی طوفانی لہریں پیدا ہوئیں کہ جو ۴۵۰ میل فی گھنٹے کی رفتار سے آگے بڑھتی ہوئی ہزاروں ہزار میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد بحرالکاہل کے اُس پار شمالاً جنوباً الاسکا سے لے کر آسٹریلیا تک متعدد ممالک کے ساحلوں سے اِس قوت کے ساتھ جا ٹکرائیں کہ بیک وقت الاسکا جاپان، فلپائن اور آسٹریلیا وغیرہ کے ساحلی علاقے ایک خوفناک سمندری طوفان کی لپیٹ میں آگئے۔

خود چلی میں اس کی وجہ سے جو نقصان ہوا اس کا صحیح اندازہ لگانا تو ممکن نہیں تاہم اب تک جو اندازے لگائے گئے ہیں ان کی رو سے قریباً ساڑھے سات ہزار باشندے ہلاک ہوئے ان میں سے ڈیڑھ ہزار اشخاص تو وہ ہیں جن کی لاشیں برآمد ہو گئی تھیں باقی چھ ہزار کا تو کچھ پتہ ہی نہ لگ سکا کہ وہ کہاں گئے عمارتیں اس کثرت سے گریں اور تباہ و برباد ہوئیں کہ سات لاکھ افراد بے خانماں ہو کر اِدھر اُدھر مارے مارے پھرنے لگے یہ تعداد چلی کی مجموعی آبادی کے دسویں حصے کے برابر ہے۔ ملک کی چھوٹی صنعتوں میں سے ۷۵ فیصدی کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا پچیس میل کا ایک علاقہ زمین میں دھنس گیا اور زمین ایک ہزار فٹ تک نیچے بیٹھ گئی۔ اس پر مزید یہ کہ زلزلہ کے اثر سے پانچ آتش فشاں پہاڑ پھٹ پڑے اور ان سے لاوا پھوٹ پھوٹ کر بہنے لگا اس کی وجہ سے بھی کچھ کم تباہی نہیں مچی۔ جاپان میں جہاں اس زلزلے کے نتیجے میں پیدا ہونے والا سمندری طوفان جیٹ طیارے کی رفتار سے پورے ۲۴ گھنٹے میں پہنچا تھا ۱۲۰ اشخاص ہلاک ہوئے بیس لاپتہ قرار دیئے گئے ۷۵۰ کے شدید چوٹیں آئیں اور ایک لاکھ ۶۰ ہزار بے گھر ہو کر رہ گئے۔

اب چلی میں ۷ لاکھ بے گھر اشخاص کے لئے مکانات کی تعمیر اور صنعتوں کی بحالی کے لئے بے پناہ سرمائے کی ضرورت ہے اندازہ ہے کہ پانچ سال تک دس کروڑ ڈالر سالانہ خرچ ہوں گے تب کہیں جا کر ان سات لاکھ بے گھر افراد کو گھروں میں آباد اور تباہ شدہ صنعتوں کو بحال کیا جا سکے گا (بحوالہ لائف ۴ جولائی ۱۹۶۰ء)

کیا یہ ہولناک آفات سماوی بھی غفلت شعار دنیا کی نگاہ میں خدائی عذاب کا درجہ نہیں رکھتیں؟ کیا اہل دنیا کے دل سخت ہو چکے ہیں اور نفس نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہ میں خوشنما بنا دیا ہے (انعام رکوع ۵)؟ ان ہولناک آفات سماوی پر اُن ممالک کے لوگوں کو ہی نہیں جو ان سے براہ راست متاثر ہوئے ہیں بلکہ باقی دنیا کو بھی لعلھم یتضرعون کے تحت انتہائی عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور جھک جانا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ تو خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے (توبہ رکوع ۹)

اسی لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ان پے در پے رونما ہونے والے عذابوں سے دنیا کو خبردار کر دیا تھا فرماتے ہیں۔

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

ضروری اطلاعات

(۱) ٹریننگ ٹیکنیکل سپروائزرس: اسامیاں ۱۷۷۔ پاکستان آرڈننس ایکسپلوزو فیکٹری۔ عرصہ ٹریننگ سہ ماہ۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۷۵/- روپیہ۔ تکمیل ٹریننگ پر بطور سپروائزر بی والے تنخواہ بالترتیب ۱۰۰-۵-۱۸۰ و ۱۲۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۷۵ الاؤنس علاوہ۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ سائنس (نان میڈیکل) عمر ۱-۹-۶۰ کو ۲۰ تا ۳۵۔ معاہدہ ملازمت آرڈننس۔ درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و رسید خزانہ ۵/- روپے ۱۹-۹-۶۰ تک بنام سپرنٹنڈنٹ ایکسپلوسوز پاکستان آرڈننس فیکٹریز واہ کینٹ (پ ٹ ۳۰-۸-۶۰)

(۲) فارسٹ رینجرس کورس ۶۲-۱۹۶۰ء: اسامیاں ۲۵۔ دو سالہ ٹریننگ پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۵۰/- روپے ماہوار۔ تقرری تنخواہ ۲۰۰-۱۰-۳۵۰۔ شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ عمر ۱-۱۰-۶۰ کو ۱۸ تا ۲۳۔ درخواستیں ۴-۹-۶۰ تک بنام سیکرٹری ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن لاہور۔ فارم درخواست و تفصیلات سات آنے والا لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ (پ ٹ ۳۰-۸-۶۰)

(۳) ٹیکنیکل اسسٹنٹس: اسسٹنٹس تنخواہ ۱۸۵-۱۹۰-۱۵-۳۰۰۔ الاؤنس علاوہ بصورت ٹیکنیکل اسسٹنٹس ۱۵۰-۸-۱۹۰-۱۰-۲۳۰-۲۵-۲۵۵ بصورت جونیئر ٹیکنیکل اسسٹنٹ۔ شرائط:۔ لائسنشی ایٹ مکینیکل الیکٹریکل انجینئرنگ۔ درخواستیں مع پاسپورٹ سائز فوٹو و مصدقہ نقول اسناد ۱۷-۹-۶۰ تک بنام جنرل منیجر ٹیلیفون فیکٹری ہری پور ہزارہ (پ ٹ ۳۰-۸-۶۰)

(۴) داخلہ گورنمنٹ ٹیننگ رفٹ ویر سینٹر گوجرانوالہ: فیس ندارد۔ سرکاری و غیر سرکاری وظائف۔ گنجائش ہوسٹل محدود۔

۱۔ سہ سالہ اے کورس۔ ڈپلومہ لیدر مینو فیکچر ٹکنالوجی۔ شرط میٹرک سائنس۔

۲۔ دو سالہ بی کورس۔ پریکٹس آف لیدر مینوفیکچر۔ شرط مڈل

۳۔ یک سالہ سی کورس۔ رفٹ ویر مینو فیکچر سرٹیفکیٹ۔ شرط پرائمری (پ ٹ ۳۱-۸-۶۰)

۵ کمیشن پاکستان ایر فورس: رنٹوی یونٹ درخواست۔ موزوں امیدواران کا ٹسٹ انٹر سلیکشن بورڈ و سینٹرل میڈیکل بورڈ۔ آخری انتخاب دیر ہیڈ کوارٹرس میں بطور فلائٹ کیڈٹ داخلہ پی اے الیف۔ کالج رسالپور کمیشن ملنے پر تنخواہ ۴۲۵/- روپے ماہوار۔ شرائط: میٹرک سائنس و ریاضی (فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن) یا سینئر کیمبرج۔ عمر ۱-۲-۶۱ کو ۱۷ تا ۲۲۔ پی اے الیف دفاتر بھرتی کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ راولپنڈی پشاور حیدر آباد۔ ایبٹ آباد۔ ڈھاکہ وغیرہ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۱۰-۹-۶۰ (پ ٹ ۲۳-۸-۶۰)

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرا ایک غیر از جماعت دوست بعض پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں احباب کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے اور ان کو دینی اور دنیوی ترقی دے۔ آمین۔

(نذیر احمد رانا لیاقت میڈیکل کالج جام شورو (سابق سندھ))

(۲) میری والدہ محترمہ تقریباً سات ماہ سے بیمار ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (سلیم احمد حلقہ سنت نگر لاہور)

(۳) میرا چھوٹا بچہ گذشتہ ہفتہ سے شدید بخار سے بیمار ہے۔ تمام بزرگان جماعت۔ درویشان قادیان و احباب جماعت سے بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(بیگم چوہدری محمد صدیق کمیر والا (ملتان))

(۴) میری ہمشیرہ کوئٹہ میں شدید طور پر بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (محمد یوسف خان توکل اسسٹنٹ آڈٹ اکونٹنٹ کوئٹہ)

(۵) خاکسار کے ریاجان راولپنڈی کے ۳۰۰ C.M.H ہسپتال میں داخل ہیں۔ گلے کے اپریشن کی تجویز ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(منصور مختار احمد ندیم۔ ملتان)

(۶) میرا بیٹا چوہدری خلیق اختر کافی عرصہ سے بیمار ہے صحابہ کرام و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے

(چوہدری محمد اختر اوورسیر حال ربوہ)

(۷) میرا بچہ طاہر احمد ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہے نیز جمیلہ اختر بھی بیمار ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مبارک احمد ولد خوشی محمد مرحوم مہاجر خان)

نتیجۂ امتحان "ہمارا رسول"

زیر اہتمام شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

گذشتہ ماہ جون میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ اطفال کے زیر اہتمام رسالہ "ہمارا رسول" کا جو امتحان لیا گیا تھا اس کا نتیجہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جن بچوں کے نام اس میں شامل نہیں افسوس ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ اول۔ دوم۔ سوم کرنے والے بچوں کے نام یہ ہیں۔

ظفر محمود۔ راولپنڈی اول۔ عبدالحمید خان خٹک پشاور دوم۔ محمد سمیع خان سرگودھا سوم

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچوں کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔

نوٹ:۔ اطفال ربوہ کے امتحان کا نتیجہ پہلے شائع ہو چکا ہے۔ (مہتمم اطفال)

نام : پشاور	نمبر حاصل کردہ
عبدالحفیظ صاحب	۴۵/۵۰
عبدالقدیر صاحب	۳۰
جمیل احمد صاحب	۴۰
عبدالوحید صاحب	۳۶
پرویز صاحب	۳۶
محمد طارق صاحب	۳۵
طاہر نسیم صاحب	۳۴
جمال الدین صاحب	۲۳
طاہر احمد صاحب خالد	۴۲
افتخار احمد صاحب	۴۱
مصباح الدین احمد صاحب	۲۵
شفیق احمد صاحب	۲۶
خلیق احمد صاحب	۲۰
شریف احمد صاحب	۳۵
لطف الرحمن صاحب	۲۶
محمد شمس الحق صاحب	۴۸
گلزار احمد صاحب	۲۳
سرفراز احمد صاحب	۲۸
محمد عالم صاحب	۴۴
حمید الرحمن صاحب	۴۵
حبیب الرحمن صاحب	۲۳
افتخار احمد صاحب	۲۷
سرفراز خان صاحب	۴۵
عبدالرشید خان صاحب	۴۲
عبدالحمید خان صاحب خٹک	۴۸ دوم
طیبہ بشریٰ صاحبہ	۴۵
نفیسہ بیگم صاحبہ	۳۵
جھنگ صدر	
مسعود احمد	۲۶
کریم احمد صاحب	۴۱
اعجاز احمد صاحب ارشد	۲۵
میر اعجاز بیگ صاحب	۳۱
محمد سرور صاحب	۳۲
ارشاد الحق صاحب	۳۳
شمیم پرویز صاحب	۳۵
عبدالماجد صاحب	۳۶
افضال الحق صاحب	۴۳
گنج مغلپورہ لاہور	
حامد محمود صاحب	۴۸

نام	نمبر حاصل کردہ
انیس احمد صاحب	۳۰/۵۰
نصیر الدین صاحب	۴۵
عبدالمنعم صاحب	۴۴
عبدالمجید صاحب	۴۳
طاہر محمود صاحب	۴۳
سلیمہ اختر صاحبہ	۳۵
عبدالرشید صاحب	۳۶
سعید الحق صاحب	۲۵
طارق اقبال صاحب	۴۴
محمد یحییٰ صاحب	۲۹
وحید احمد صاحب	۳۸
ظہیر احمد صاحب	۲۹
عبداللطیف صاحب خالد	۴۴
غیاث احمد صاحب	۴۳
ارشاد احمد صاحب محمود	۲۰
سنت نگر لاہور	
اعجاز احمد عمر صاحب	۲۵
عبدالحفیظ صاحب	۴۰
محمد الدین صاحب	۴۰
عبدالسمیع صاحب	۳۸
محمد اسلم صاحب	۳۰
عبدالشکور صاحب	۳۵
محمد اشرف صاحب	۴۱
کرشن نگر لاہور	
ظفر احمد صاحب	۳۳
لطف الرحمن صاحب	۲۵
عبدالباسط صاحب	۲۴
مبشر احمد صاحب	۴۱
سلطانپورہ لاہور	
مقصود احمد صاحب	۲۵
محبوب احمد صاحب اختر	۳۰
عبدالغفار صاحب	۴۱
محبوب عالم صاحب	۲۹
محمد ارشاد صاحب	۳۷
بشیر احمد صاحب	۳۰
طاہر احمد صاحب	۳۰
بشیر احمد صاحب	۲۸
عزیز احمد صاحب	۳۶
اعجاز احمد صاحب ملک	۲۸
نظیر الدین صاحب	۲۵
بشیر الدین صاحب	۲۴

(باقی)

زلزلہ کی افواہ سے دہلی میں ہزاروں مرد عورتیں اور بچے گھروں سے باہر نکل آئے

نئی دہلی ۲ ستمبر۔ کل موتی باغ اور جنوبی دہلی کے بعض دوسرے محلوں کے ہزاروں اشخاص اپنے گھروں سے باہر نکل آئے اور انہوں نے کئی گھنٹے پارکوں۔ گلیوں اور کھلے میدانوں میں دعائیں مانگنے اور حمد و ثنا میں گزارے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کل صبح پھر شہر میں یہ افواہ گرم ہو گئی کہ گیارہ بجے دن کے قریب دہلی میں سخت زلزلہ آنے والا ہے مرد معمول کے مطابق صبح سویرے کاروبار کے لئے گھروں سے جا چکے تھے۔ ان کے جانے کے بعد زلزلے کی افواہ پھیلی جس کی وجہ سے عورتیں اور بچے گھروں سے باہر نکل آئے اور وہ پارکوں اور کھلے میدانوں میں زلزلے کا انتظار کرنے لگے۔

نئی دہلی کے ایک بہت بڑے سکول کے لڑکے جماعتوں سے بھاگ گئے ان میں سے ایک نے باآواز بلند کہا کہ زمین کے نیچے سے گڑگڑاہٹ سنی جا رہی ہے لیکن زلزلہ نما آلے میں کوئی جھٹکا محسوس نہیں کیا گیا۔

اسی اثنا میں معلوم ہوا ہے کہ پچھلے ہفتے کے زلزلے میں جن عمارتوں میں معمولی دراڑیں پڑ گئی تھیں۔ ان میں الٹرا فیشن ایبل ہوٹل کی کئی منزلہ عمارت اور پنڈت نہرو کی سرکاری قیام گاہ بھی شامل ہیں۔

زلزلہ کے امور کے ماہر کہہ رہے ہیں کہ اگرچہ دہلی زلزلوں کے علاقوں میں واقع ہے لیکن اسکے لئے تشویش کی کوئی وجہ نہیں یہ ماہر کہہ رہے ہیں کہ ترکیہ سے انڈونیشیا تک کا سارا علاقہ زلزلوں کے علاقے میں واقع ہے۔ جہاں معمولی قسم کے بھونچال ہی آ سکتے ہیں۔

نصاب کمیٹی ۷ ستمبر کو سفارشات مکمل کر لیگی

ملتان ۲ ستمبر۔ وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے بتایا ہے کہ نصاب کمیٹی ۷ ستمبر کو ایبٹ آباد میں اپنے آخری اجلاس میں اپنی سفارشات مکمل کر لے گی۔ اور اس کے بعد وزارت تعلیم ان سفارشات پر غور کرے گی۔ آپ نے کہا کہ ملک کے دونوں حصوں کے بہترین ماہرین تعلیم اور دوست ممالک کے ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں نئی نصابی کتب پر غور کریں گی اور یہ مرحلہ اکتوبر کے آخر میں شروع ہو گا۔ آپ نے بتایا کہ ملک کے لئے آئندہ تعلیمی نظام کے متعلق جو کام ہو رہا ہے۔ اس کی رفتار انتہائی تسلی بخش ہے۔ ہر ہفتے اس کام کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ہر پندرہ دن کے بعد صدر کو اس کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔

ٹیکنیکل تعلیم کے بارے میں وزیر تعلیم نے بتایا موجودہ مالی سال کے بعد اس تعلیم کو رائج کیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ ملک کے دونوں حصوں میں تین تین یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔ ان تین میں سے ایک زراعت ایک صنعت اور ایک عام مضامین کی یونیورسٹی ہو گی۔ انہوں نے بتایا مغربی پاکستان میں زراعت کی یونیورسٹی لائلپور میں ہو گی۔ اس کا خاکہ مرتب کیا جا رہا ہے اور دوست ملکوں سے اس سلسلے میں امداد حاصل کی گئی ہے۔

نائیجیریا کیلئے پاکستانی ڈاکٹر اور انجینئر

کراچی ۲ ستمبر۔ پاکستان نے حکومت نائیجیریا کی درخواست پر چند ڈاکٹر اور انجینئر نائیجیریا بھیجنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ عنقریب نائیجیریا کے ایک اعلیٰ افسر پاکستانی ڈاکٹروں اور انجینئروں کی بھرتی کے لئے پاکستان آئیں گے۔ کراچی۔ لاہور اور ڈھاکہ میں ان کا انٹرویو لیا جائے گا۔

فاضل سرمایہ نئے قرضے میں لگانیکا مشورہ

لاہور ۲ ستمبر حکومت مغربی پاکستان نے صوبے کی بلدیات کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اپنا فاضل سرمایہ نئے سرکاری قرضے میں لگائیں جو ۲۴ ستمبر کو کھل رہا ہے ایسی لوکل باڈیز کے حکام سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ جتنی رقم اس قرضے میں لگائیں اس کی اطلاع حکومت کو بھی دیں۔

ربوہ میں ہاکی میچ

مورخہ ۳۱ اگست کو بعد نماز عصر پی اے ایف سرگودہا ہاکی ٹیم احمدیہ سپورٹس کلب ربوہ سے دوستانہ ہاکی میچ کھیلنے کی غرض سے اچانک ربوہ پہنچی میچ میں پی۔ اے۔ ایف سرگودہا کی ٹیم تین گول سے جیت گئی۔

(سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب ربوہ)

صدر ایوب اور پنڈت نہرو کی گفتگو ۲۰ ستمبر کو شروع ہو گی

بھارتی وزیر اعظم کے دورے کا سرکاری پروگرام شائع کردیا گیا

کراچی ۲ ستمبر صدر محمد ایوب خان اور پنڈت نہرو کے درمیان باقاعدہ بات چیت ۲۰ ستمبر کو کراچی میں شروع ہو گی۔ اس کا سلسلہ دوسرے دن مری میں بھی جاری رکھا جائے گا۔ جہاں وہ ایک دن اور دو راتیں گذاریں گے

پنڈت نہرو کے دورہ پاکستان کا جو سرکاری پروگرام شائع کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق وہ ۱۹ ستمبر کی صبح کو یہاں پہنچیں گے اور کراچی کے ہوائی اڈے پر ان کا پر جوش خیر مقدم کیا جائے گا۔ بھارتی وزیر اعظم ڈرگ روڈ اور نیپئر بیرکس کے راستے ایوان صدر جائیں گے۔ ساڑھے گیارہ بجے وہ قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھانے جائیں گے اور ایک بجے صدر پاکستان کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھائیں گے۔ شام کو پانچ اور چھ بجے کے درمیان فریئر روڈ پر پنڈت نہرو شہریوں کی ایک استقبالیہ دعوت سے خطاب کریں گے بعد ازاں سوا چھ بجے وہ صدر پاکستان کے ساتھ ایوان صدر میں نہری پانی کے سمجھوتے پر دستخط کریں گے اس کے بعد صدر پاکستان کی طرف سے ایک استقبالیہ اور ڈنر کی دعوت دی جائے گی۔

وزیر اعظم بھارت ۲۰ ستمبر کی صبح کو ساڑھے نو بجے صدر پاکستان سے پہلی بات چیت کریں گے جو توقع ہے ایک گھنٹے سے زائد عرصہ تک جاری رہے گی گیارہ بجے پنڈت نہرو بھارتی ہائی کمشن جائیں گے اور دوپہر کا کھانا ایوان صدر میں آکر کھائیں گے اسی روز تین بجے سہ پہر بھارتی وزیر اعظم صدر کے وائیکاؤنٹ طیارے میں راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے اور انہیں رسمی طور پر الوداع اور گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا۔

چھ بجے شام وہ چک لالہ کے ہوائی اڈے پر پہنچیں گے اور پریذیڈنٹ ہاؤس مری روانہ ہو جائیں گے شام کا کھانا وہ ایوان صدر میں کھائیں گے۔ ۲۱ ستمبر کا پورا دن پنڈت نہرو مری میں گذاریں گے اور صدر سے اپنی بات چیت جاری رکھیں گے۔

۲۲ ستمبر کو صبح وہ کار سے راولپنڈی روانہ ہوں گے اور راولپنڈی میں صدر کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھائیں گے ڈھائی بجے وہ طیارہ پر روانہ ہو کر سوا تین بجے لاہور پہنچ جائیں گے۔ جہاں گورنر مغربی پاکستان ان کا خیر مقدم کریں گے۔ پنڈت نہرو ایک گھنٹہ گورنمنٹ ہاؤس میں قیام کریں گے اور اس کے بعد شالامار باغ چلے جائیں گے۔ جہاں وہ پانچ بجکر ۲۰ منٹ پر شہریوں کی طرف سے دیئے گئے ایک استقبالیہ میں شرکت کریں گے بعد ازاں وہ گورنمنٹ ہاؤس میں گورنر کی طرف سے دی گئی ضیافت میں شریک ہوں گے۔

۲۳ ستمبر کی صبح کو پنڈت نہرو دیکھنے جائیں گے اور دوپہر کا کھانا صدر کے ساتھ کھائیں گے جو ساڑھے دس بجے صبح راولپنڈی سے لاہور روانہ ہوں گے۔ چار بجے سہ پہر مسٹر نہرو نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے اور صدر پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان انہیں الوداع کہیں گے۔ پنڈت نہرو کی معیت میں جو بھارتی افسر پاکستان آئیں گے۔ ان میں بجلی اور آبپاشی کے وزیر حافظ محمد ابراہیم۔ بجلی اور آبپاشی کے نائب وزیر مسٹر جے سکھ لال وزارت دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر ایم جے ڈیسائی اور واشنگٹن میں نہری پانی کی بات چیت میں حصہ لینے والے بھارتی وفد کے لیڈر مسٹر گلہاٹی بھی شامل ہوں گے۔

وزیر تعلیم نائیجیریا جائیں گے

کراچی ۳ ستمبر نائیجیریا کی تقریبات آزادی میں پاکستان کی نمائندگی وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن کریں گے۔ یہ تقریبات نائیجیریا میں ۲۶ ستمبر سے ۳ اکتوبر تک منعقد ہوں گی۔ وزیر تعلیم صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے سعودی عرب اور متحدہ عرب جمہوریہ کے دورہ میں بھی ان کے ساتھ جائیں گے۔

صدر ۱ نومبر کو سعودی عرب روانہ ہوں گے اور ۵ نومبر تک وہاں قیام کریں گے پانچ نومبر ہی کو وہ قاہرہ روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ صدر ناصر کے مہمان کی حیثیت سے بارہ نومبر تک ٹھہریں گے۔

ولادت

مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے۔ نائب وکیل المال تحریک جدید کو مورخہ ۲۵/۸ بروز جمعرات قریباً ۹ بجے شب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک اور فرزند عطا فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بچے کا نام قمر احمد تجویز فرمایا ہے۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر درازعطا فرمائے اور نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(عبداللطیف خوشنویس محلہ دارالنصر ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد چوہدری شریف احمد صاحب (جو عرصہ آٹھ ماہ سے ہائی بلڈ پریشر اور فالج کی وجہ سے سخت بیمار چلے آرہے ہیں) کی طبیعت اچانک پھر بہت خراب ہو گئی ہے۔ لہذا احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمود احمد اختر منسبت روڈ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴